روزنامہ
الفضل ربوہ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
فون: ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی
جلد ۴۴-۷۹ نمبر ۱۳۱ | منگل - ۳ - محرم - ۱۴۱۵ھ ' ۱۴ - احسان ۱۳۷۳ ہش ' ۱۴ - جون ۱۹۹۴ء

نجات حقیقی کا سرچشمہ خدا تعالیٰ کی محبت ہے

نجات حقیقی کا سرچشمہ محبت ذاتی خدائے عزوجل کی ہے جو عجز و نیاز اور دائمی (گناہوں کی بخشش مانگنے) کے ذریعہ سے خدا تعالیٰ کی محبت کو اپنی طرف کھینچتی ہے۔ اور جب انسان کمال درجے تک اپنی محبت کو پہنچاتا ہے اور محبت کی آگ سے اپنے جذبات نفسیات کو جلا دیتا ہے تب یکدفعہ ایک شعلہ کی طرح خدا تعالیٰ کی محبت جو خدا تعالیٰ اس سے کرتا ہے اس کے دل پر گرتی ہے۔ اور اس کو سفلی زندگی کے گندوں سے باہر لے آتی ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

ہر ایک قدم جو صدق اور تلاشِ حق کے لئے اٹھایا جاوے' اس کے لئے بہت بڑا ثواب اور اجر ملتا ہے' مگر عالم ثواب مخفی عالم ہے' جس کو دنیادار کی آنکھ دیکھ نہیں سکتی۔

بات یہ ہے کہ جیسے اللہ تعالیٰ باوجود آشکارا ہونے کے مخفی اور نہاں در نہاں ہے اور اس لئے الغیب بھی اس کا نام ہے۔ اسی طرح پر ایمان بالغیب بھی ایک چیز ہے جو گو مخفی ہوتا ہے' مگر عامل کی عملی حالت سے ظاہر ہو جاتا ہے۔ اس زمانہ میں ایمان بالغیب بہت کمزور حالت میں ہے۔ اگر خدا پر ایمان ہو' تو پھر کیا وجہ ہے کہ لوگوں میں وہ صدق و حق کی تلاش اور پیاس نہیں پائی جاتی جو ایمان کا خاصہ ہے۔

(ملفوظات جلد اول ص ۴۰۶)

دین کو دنیا پر مقدم کرنے کے وعدہ کو ایفاء کرنے کی کوشش کرو

(حضرت امام جماعت الاول)

سچی اطاعت اور پوری فرمانبرداری کو اپنا شعار بناؤ اور خدا تعالیٰ کی رضا کو اپنی رضا پر مقدم کر لو۔ دین کو دنیا پر اپنے عمل اور چلن سے مقدم کر کے دکھاؤ۔ پھر خدا تعالیٰ کی نصرتیں تمہارے ساتھ ہوں گی۔ اس کے فضلوں کے تم وارث بنو گے۔

یاد رکھو خدا تعالیٰ کے فضل سے انسان کے محروم ہونے کی ایک یہ بھی وجہ ہوتی ہے کہ وہ بعض اوقات اللہ تعالیٰ سے کچھ وعدے کرتا ہے لیکن جب ان وعدوں کے ایفاء کا وقت آتا ہے تو ایفا نہیں کرتا۔ ایسا شخص منافق مرتا ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں میں قیامت تک کے لئے نفاق ڈال دیا بوجہ اس کے کہ انہوں نے اللہ سے جو وعدہ کیا تھا اس کی خلاف ورزی کی)۔ اس سے ہمیشہ بچتے رہو۔ انسان مشکلات اور مصائب میں مبتلا ہوتا ہے اس وقت وہ اللہ تعالیٰ ہی کو اپنا ملجا و ماویٰ تصور کرتا ہے اور فی الحقیقت وہی حقیقی پناہ ہے۔ اس وقت وہ اس سے وعدے کرتا ہے۔ پس تم پر مشکلات آئیں گی اور آتی ہیں تم بہت وعدے خدا تعالیٰ سے نہ کرو۔ اور کرو تو وفا کرو ایسا نہ ہو کہ ایفاء نہ کرنے کا وبال تم پر آئے۔ اور خاتمہ نفاق پر ہو (خدا ہم کو محفوظ رکھے)۔ اور ہم کو بہت بڑا خطرہ ہے۔ کیونکہ ہم سب ایک عظیم الشان وعدہ کر چکے ہیں کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گے۔ اور جہاں تک طاقت اور سمجھ ہے گناہوں سے بچتے رہیں گے۔ اس وعدہ کو ایفاء کرنے کی پورے کوشش کرو اور پھر خدا تعالیٰ ہی سے توفیق اور مدد چاہو۔ کیونکہ وہ مانگنے والوں کو ضائع نہیں کرتا۔ بلکہ ان کی دعائیں سنتا اور قبول کرتا ہے۔

(از خطبہ ۱۶ فروری ۱۹۰۵ء)

نیکی کرنے والوں کے ساتھ نیکی کرو اور بدی کرنے والوں کو معاف کرو۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

نکاح

مکرم خلیفہ عبدالباسط صاحب ابن مکرم خلیفہ عبدالوکیل صاحب مینیجر بیت الاسلام مشن ہاؤس ٹورنٹو کا نکاح بہمراہ عزیزہ محترمہ امتہ الشافی تہمینہ صاحبہ بنت مکرم چوہدری رحمت علی صاحب آف کیلگری مورخہ ۱۶۔ ستمبر ۹۳ء کو مکرم مولانا مبارک احمد نذیر صاحب مربی ویسٹرن ریجن کینیڈا نے مشن ہاؤس کیلگری میں بعوض پندرہ ہزار ڈالر پر پڑھا۔ مکرم خلیفہ عبدالباسط صاحب حضرت خلیفہ عبدالرحیم صاحب (رفیق حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کے پوتے اور حضرت خلیفہ نورالدین صاحب جمونی (رفیق حضرت بانی سلسلہ) کے پڑپوتے ہیں۔ اسی طرح عزیزہ محترمہ امتہ الشافی صاحبہ حضرت خلیفہ عبدالرحیم صاحب کی نواسی ہیں۔ نیز دولہا اور دلہن مکرم خلیفہ عبدالعزیز صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا کے بھتیجے اور بھانجی ہیں۔

اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے بہت مبارک فرمائے۔

اعلان داخلہ

یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی (کیمیکل انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ) لاہور نے مندرجہ ذیل کمپیوٹر ٹریننگ پروگرام مورخہ ۱۶۔ جون ۹۴ء سے شروع کرنے کا اعلان کیا ہے۔ درخواست دینے کی آخری تاریخ ۱۵۔ جون ۹۴ء ہے۔

LOTUS123 - ASSEMBLY - BASIC
FOXPR25-TURBOC+ -ACAD12
TURBO PASCAL-FORTRAN-77

کورس کا دورانیہ دس (۱۰) ہفتے کا ہے۔ کم از کم تعلیمی قابلیت ایف اے / ایف ایس سی ہے۔ مزید تفصیلات کے لئے روزنامہ "جنگ" مورخہ ۷-۶-۹۴ ملاحظہ فرمادیں۔

(نظارت تعلیم)

ایسا انسان جو اللہ سے محبت کرنے لگے وہ اسکی مخلوق سے لازماً محبت کرتا ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ- پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت دو روپیہ

۱۴- احسان ۱۳۷۳ ھش ۱۴- جون ۱۹۹۴ء

نسل پرستی کا قلع قمع

گذشتہ دنوں حضرت امام جماعت احمدیہ اللہ تعالیٰ آپ کے مقاصد دینیہ کے حصول میں مدد فرمائے۔ نے جماعت کے تمام احباب کو تلقین فرمائی کہ اعلیٰ اخلاق سے نسل پرستی کے خلاف بھرپور جہاد کریں۔ حقیقت یہ ہے کہ نسل پرستی کا قلع قمع ہو ہی اعلیٰ اخلاق سے سکتا ہے۔ سب انسانوں سے محبت اور ان سے یکساں سلوک صرف وہی شخص کر سکتا ہے جس کے اخلاق اعلیٰ ہوں۔ اس میں نہ دولت کام آتی ہے۔ نہ طاقت اور وجاہت۔ انسان کو انسان سمجھنا اور اسے برابری کا درجہ دینا دل سے پھوٹنے والی بات ہے۔

جیسا کہ ہر شخص سمجھ سکتا ہے۔ نہ نسل کسی کے اپنے ہاتھ میں ہے نہ رنگ۔ کوئی کسی گھر میں پیدا ہوتا ہے۔ اس کے والدین کی نسل کیا ہے اور رنگ کیا ہے یہ کوئی شخص خود اختیار نہیں کر سکتا۔ کیا سفید فام لوگ اپنی مرضی سے سفید فاموں کے گھر پیدا ہوتے ہیں یا سیاہ فام لوگ اپنی خواہش کے مطابق سیاہ فاموں کے گھر پیدا ہوتے ہیں۔ اگر ایسا نہیں ہے اور اس بات پر کسی شخص کو کوئی اختیار نہیں تو پھر برتری یا کمتری اور کہتری کا مسئلہ کیوں کھڑا کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ جسے جہاں چاہے پیدا کرے۔ یہ بات کلیتہً خدا تعالیٰ کے اختیار میں ہے اور خدا تعالیٰ ساری مخلوق کو اپنی عیال کہتا ہے۔ اگر گورے بھی اس کی عیال ہیں اور کالے بھی۔ تو پھر ان میں تفریق کیسی اور کیوں۔ اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق سے محبت کرتا ہے وہ کالے ہوں یا گورے۔ اسے انکا رنگ بھی پسند ہے اور ان کی نسل بھی۔

اخلاق اللہ تعالیٰ کی صفات کو اپنانے کا نام ہے اور ہم اللہ تعالیٰ کی صفات کے ساتھ جتنی مناسبت پیدا کرتے جائیں اتنے ہی ہمارے اخلاق اعلیٰ ہوتے جاتے ہیں۔ اگر اللہ تعالیٰ مخلوق سے محبت کرتا ہے۔ اور بلا تمیز نسل و رنگ محبت کرتا ہے۔ تو یقیناً ہم اپنے اعلیٰ اخلاق کا ثبوت صرف اور صرف اسی طرح دے سکتے ہیں کہ ہم بھی تمام انسانوں سے محبت کریں۔ اور یہ محبت ہی ہمیں ایک دوسرے کے قریب لا سکتی ہے۔ اور ایک دوسرے کا احترام کرنا سکھا سکتی ہے۔ نسل پرستی کا قلع قمع بھی اسی محبت اور اسی احترام سے ہو سکتا ہے۔

ہمیں چاہئے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی صفات اختیار کرتے رہیں۔ اور اس کے نتیجہ میں اپنے اخلاق کو اعلیٰ ترین مدارج تک لے جائیں اور اس کے نتیجہ میں نسل پرستی کو صفحہ ہستی سے مٹا کر دم لیں۔ معاشرے کا حسن اسی میں ہے کہ ہم سب بھائی بھائی بن کر رہیں دوسروں کے لئے وہی کچھ چاہیں جو ہم اپنے لئے چاہتے ہیں دوسروں کی اسی طرح عزت کریں جس طرح ہم چاہتے ہیں کہ ہماری عزت کی جائے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق دے کہ ہم اعلیٰ اخلاق کے مالک بنیں اور اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم اعلیٰ اخلاق سے نسل پرستی کا خاتمہ کر سکیں۔ نسل پرستی انسانیت کے چہرہ پر ایک بدنما دھبہ ہے جو دھل جانا چاہئے۔ نسل پرستی انسان کو خدا سے دور کر دیتی ہے۔ پس اس سلسلہ میں بھرپور جہاد کی ضرورت ہے۔

اے خدا تو قوم کو توفیق دے
تیری باتوں پر رہے ہر دم نظر
ہوں اصول زندگی تیری صفات
سچ کے بل بوتے پہ ہوں سینہ سپر

ابوالاقبال

ہر تولنے والوں کو یہ توفیق عطا کر
رہ جائیں نہ وسعت میں خلاؤں کی سما کر

تُو آپ بلندی پہ کہیں بیٹھ گیا ہے
اور ہم کو یہ تلقین چلیں سر کو جھکا کر

تم آؤ تو مَیں کاہکشاں رہ میں بچھا دوں
بکھرے ہوئے تاروں کی ہر اک روک ہٹا کر

مانا کہ تجھے طعنۂ اغیار کا ڈر ہے
بس ایک نظر میری طرف آنکھ بچا کر

میں بادیہ پیمائی کے ارمان نکالوں
دیدیں کوئی وادی مجھے کانٹوں سے سجا کر

جگنو کی شعاعیں ہوں کہ ہو برقِ چمن سوز
لایا ہوں انہیں طُور سے مَیں ہوش میں آکر

میں سُن کے بھی ایسے ہوں کہ جیسے نہ سُنا ہو
تم میری ہر اک بات بتاتے ہو بڑھا کر

مجھکو تو نسیم اپنی خطا پر ہے ندامت
حیرت ہے وہ کہتے ہیں نسیم اور خطا کر

نسیم سیفی

یتامیٰ کمیٹی دارالضیافت ربوہ

حضور انور کے منصوبہ "کفالت یکصد یتامیٰ" کے بارے میں ضروری اعلانات

۱- امانت یکصد یتامیٰ

جو دوست یتامیٰ کی خبر گیری اور کفالت کے خواہش مند ہوں وہ ایک یتیم کی کفالت کے جملہ اخراجات ادا کر کے اس بابرکت تحریک میں شامل ہو سکتے ہیں۔ مستحق یتیم بچوں پر عمر اور تعلیم کی ضرورت کے لحاظ سے تین صد روپیہ ماہوار سے سات صد روپیہ تک ماہوار خرچ کا اندازہ ہے۔ آپ اپنی اس خواہش اور مالی وسعت کے لحاظ سے جو رقم بھی باقاعدہ ماہوار مقرر کرنا چاہیں کمیٹی کو اس کی اطلاع کر دیں۔ اس غرض کے لئے اپنی رقوم امانت "یکصد یتامیٰ" خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں براہ راست یا مقامی انتظام جماعت کی وساطت سے جمع کروانا شروع کر دیں۔

سیکرٹری یتامیٰ کمیٹی
دارالضیافت، ربوہ

روبینہ مبشر- ٹوکیو

تربیت اولاد سے متعلق چند انمول اقتباسات

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں

"انسان کو سوچنا چاہئے کہ اسے اولاد کی خواہش کیوں ہوتی ہے؟ کیونکہ اس کو محض طبعی خواہش ہی تک محدود نہ کردینا چاہئے۔ کہ جیسے پیاس لگتی ہے یا بھوک لگتی ہے۔ لیکن جب یہ ایک خاص اندازہ سے گزر جاوے تو ضرور اس کی اصلاح کی فکر کرنی چاہئے۔ خداتعالیٰ نے انسان کو اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے (-) اب اگر انسان خود (صاحب ایمان) اور عبد نہیں بنتا ہے اور اپنی زندگی کے اصل منشاء کو پورا نہیں کرتا ہے۔ اور پورا حق عبادت ادا نہیں کرتا بلکہ فسق و فجور میں زندگی بسر کرتا ہے اور گناہ پر گناہ کرتا ہے تو ایسے آدمی کی 'اولاد کے لئے خواہش کیا نتیجہ رکھے گی۔ صرف یہی کہ گناہ کرنے کے لئے وہ اپنا ایک اور خلیفہ چھوڑنا چاہتا ہے خود کون سی کمی کی ہے جو اولاد کی خواہش کرتا ہے۔ پس جب تک اولاد کی خواہش محض اس غرض کے لئے نہ ہو کہ وہ دیندار اور متقی ہو۔ اور خداتعالیٰ کی فرماں بردار ہو کر اس کے دین کی خادم بنے بالکل فضول بلکہ ایک قسم کی معصیت اور گناہ ہے اور باقیات صالحات کی بجائے اس کا نام باقیات سیئات رکھنا جائز ہوگا۔ لیکن اگر کوئی شخص یہ کہے کہ میں صالح اور خداترس اور خادم دین اولاد کی خواہش کرتا ہوں تو اس کا یہ کہنا بھی نرا ایک دعویٰ ہوگا جب تک کہ وہ خود اپنی حالت میں ایک اصلاح نہ کرے۔ اگر خود فسق و فجور کی زندگی بسر کرتا ہے اور منہ سے کہتا ہے کہ میں صالح اور متقی اولاد کی خواہش کرتا ہوں تو وہ اپنے دعویٰ میں کذاب ہے صالح اور متقی اولاد کی خواہش سے پہلے ضروری ہے کہ وہ خود اپنی اصلاح کرے اور اپنی زندگی کو متقیانہ زندگی بنادے۔ تب اس کی ایسی خواہش ایک نتیجہ خیز خواہش ہوگی اور ایسی اولاد حقیقت میں اس قابل ہوگی کہ اس کو باقیات صالحات کا مصداق کہیں۔ لیکن اگر یہ خواہش صرف اس لئے ہو کہ ہمارا نام باقی رہے اور وہ ہمارے املاک و اسباب کی وارث ہو یا وہ بڑی نامور اور مشہور ہو۔ اس قسم کی خواہش میرے نزدیک شرک ہے۔ یاد رکھو کسی نیکی کو کبھی اس لئے نہیں کرنا چاہئے کہ اس نیکی کے کرنے پر ثواب یا اجر ملے گا۔ کیونکہ اگر محض اس خیال سے نیکی کی جاوے۔ تب وہ (اللہ کی رضا چاہنے کے لئے) نہیں ہو سکتی بلکہ اس ثواب کی خاطر ہوگی اور اس سے اندیشہ ہو سکتا ہے کہ کسی وقت وہ اسے چھوڑ بیٹھے۔ مثلاً اگر کوئی شخص ہر روز ہم سے ملنے کو آوے اور ہم اس کو ایک روپیہ دے دیا کریں تو وہ بجائے خود یہی سمجھے گا کہ میرا جانا صرف روپے کے لئے ہے جس دن سے روپیہ نہ ملے اسی دن سے آنا چھوڑ دے گا۔ غرض یہ ایک قسم کا باریک شرک ہے اس سے بچنا چاہئے۔ نیکی کو محض اس لئے کرنا چاہئے کہ خداتعالیٰ خوش ہو اور اس کی رضا حاصل ہو اور اس کے حکم کی تعمیل ہو۔ قطع نظر اس کے کہ اس پر ثواب ہو یا نہ ہو۔ ایمان تب ہی کامل ہوتا ہے جبکہ یہ وسوسہ اور وہم درمیان سے اٹھا جاوے۔ اگرچہ یہ سچ ہے کہ خداتعالیٰ کسی کی نیکی کو ضائع نہیں کرتا (-) مگر نیکی کرنے والے کو اجر مد نظر نہیں رکھنا چاہئے۔ دیکھو اگر کوئی مہمان یہاں محض اس لئے آتا ہے کہ وہاں آرام ملے گا۔ ٹھنڈے شربت ملیں گے یا تکلف کے کھانے ملیں گے۔ تو وہ گویا ان اشیاء کے لئے آتا ہے۔ حالانکہ خود میزبان کا فرض ہوتا ہے کہ وہ حتی المقدور ان کی مہمان نوازی میں کوئی کمی نہ کرے اور اس کو آرام پہنچاوے اور وہ پہنچاتا ہے۔ لیکن مہمان کا خود ایسا خیال کرنا اس کے لئے نقصان کا موجب ہے۔

تو غرض مطلب یہ ہے کہ اولاد کی خواہش صرف نیکی کے اصول پر ہونی چاہئے اس لحاظ سے اور خیال سے نہ ہو کہ وہ ایک گناہ کا خلیفہ باقی رہے۔ خداتعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ مجھے کبھی اولاد کی خواہش نہیں ہوئی تھی۔ حالانکہ خداتعالیٰ نے پندرہ یا سولہ برس کی عمر کے درمیان ہی اولاد دے دی تھی۔ یہ سلطان احمد اور فضل احمد قریباً اسی عمر میں پیدا ہوگئے تھے۔ اور نہ کبھی مجھے یہ خواہش ہوئی کہ وہ بڑے بڑے دنیادار بنیں۔ اور اعلیٰ عہدوں پر پہنچ کر مامور ہوں۔ غرض جو اولاد معصیت اور فسق کی زندگی بسر کرنے والی ہو۔ اس کی نسبت تو سعدیؒ کا یہ فتویٰ ہی صحیح معلوم ہوتا ہے۔

کہ پیش از پدر مردہ بہ نا خلف

پھر ایک اور بات ہے کہ اولاد کی خواہش تو لوگ بڑی کرتے ہیں اور اولاد ہوتی بھی ہے مگر یہ کبھی نہیں دیکھا گیا کہ وہ اولاد کی تربیت اور ان کی عمدہ اور نیک چلن بنانے اور خداتعالیٰ کے فرماں بردار بنانے کی سعی اور فکر کریں۔ نہ کبھی ان کے لئے دعا کرتے ہیں اور نہ مراتب تربیت کو مدنظر رکھتے ہیں۔

میری اپنی تو یہ حالت ہے کہ میری کوئی نماز ایسی نہیں ہے جس میں میں اپنے دوستوں اور اولاد اور بیوی کے لئے دعا کرتا۔ بہت سے والدین ایسے ہیں جو اپنی اولاد کو بری عادتیں سکھا دیتے ہیں۔ ابتدا میں جب وہ بدی کرنا سیکھنے لگتے ہیں تو ان کو تنبیہہ نہیں کرتے نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ دن بدن دلیر اور بے باک ہوتے جاتے ہیں۔ ایک حکایت بیان کرتے ہیں کہ ایک لڑکا اپنے جرائم کی وجہ سے پھانسی پر لٹکایا گیا۔ اس آخری وقت میں اس نے خواہش کی کہ وہ اپنی ماں سے ملنا چاہتا ہوں۔ جب اس کی ماں آئی تو اس نے ماں کے پاس جا کر اسے کہا کہ میں تیری زبان کو چوسنا چاہتا ہوں۔ جب اس نے زبان نکالی تو اسے کاٹ کھایا۔ دریافت کرنے پر اس نے کہا کہ اسی زبان نے مجھے پھانسی پر چڑھایا ہے۔ کیونکہ اگر یہ مجھے پہلے ہی روکتی تو آج میری یہ حالت نہ ہوتی۔

حاصل کلام یہ ہے کہ لوگ اولاد کی خواہش تو کرتے ہیں۔ مگر نہ اس لئے کہ وہ خادم دین ہو بلکہ اس لئے کہ دنیا میں ان کا کوئی وارث ہو اور جب اولاد ہوتی ہے تو اس کی تربیت کا فکر نہیں کیا جاتا۔ نہ اس کے عقائد کی اصلاح کی جاتی ہے اور نہ اخلاقی حالت کو درست کیا جاتا ہے۔ یہ یاد رکھو کہ اس کا ایمان درست نہیں ہو سکتا۔ جو اقرب تعلقات کو نہیں سمجھتا۔ جب وہ اس سے قاصر ہے تو اور نیکیوں کی امید اس سے کیا ہو سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اولاد کی خواہش کو اس طرح پر قرآن میں بیان فرمایا ہے (-) یعنی خداتعالیٰ ہم کو ہماری بیویوں اور بچوں سے آنکھ کی ٹھنڈک عطا فرماوے۔ اور یہ تب ہی میسر آسکتی ہے کہ وہ فسق و فجور کی زندگی بسر نہ کرتے ہوں بلکہ عباد الرحمٰن کی زندگی بسر کرنے والے ہوں اور خدا کو ہر شے پر مقدم کرنے والے ہوں اور آگے کھول کر کہہ دیا (-) اولاد اگر نیک اور متقی ہو تو یہ ان کا امام ہی ہوگا۔ اس سے گویا متقی ہونے کی بھی دعا ہے۔"

(ملفوظات جلد نمبر ۲ ص ۳۷۰ تا ۳۷۲)

(۲) ایک مرتبہ ایک دوست نے اپنے بچے کو مارا۔ آپ اس سے بہت متاثر ہوئے اور انہیں بلا کر بڑی دردانگیز تقریر فرمائی اور فرمایا۔

"میرے نزدیک بچوں کو یوں مارنا شرک میں داخل ہے۔ گویا بد مزاج مارنے والا ہدایت اور ربوبیت میں اپنے تئیں حصہ دار بنانا چاہتا ہے۔ ایک جوش والا آدمی جب کسی بات پر سزا دیتا ہے تو اشتعال میں بڑھتے بڑھتے ایک دشمن کا رنگ اختیار کر لیتا ہے اور جرم کی حد سے سزا میں کوسوں تجاوز کر جاتا ہے۔ اگر کوئی شخص خود دار اور اپنے نفس کی باگ کو قابو سے نہ دینے والا اور پورا متحمل اور بردبار اور باسکون اور باوقار ہو۔ تو اسے البتہ حق پہنچتا ہے کہ کسی وقت مناسب پر کسی حد تک بچہ کو سزا دے یا چشم نمائی کرے۔ مگر مغلوب الغضب اور سبک سر اور طائش العقل ہرگز سزا وار نہیں کہ بچوں کی تربیت کا متکفل ہو۔ جس طرح اور جس قدر سزا دینے میں کوشش کی جاتی ہے کاش دعا میں لگ جائیں اور بچوں کے لئے سوز دل سے دعا کرنے کو ایک حزب ٹھہرا لیں اس لئے کہ والدین کی دعا کو بچوں کے حق میں خاص قبول بخشا گیا ہے۔ میں التزاماً چند دعائیں ہر روز مانگا کرتا ہوں۔

چند دعائیں اول:- اپنے نفس کے لئے دعا مانگتا ہوں کہ خداوند کریم مجھ سے وہ کام لے جس سے اس کی عزت و جلال ظاہر ہو اور اپنی رضا کی پوری توفیق عطا کرے۔

دوم:- پھر اپنے گھر کے لوگوں کے لئے دعا مانگتا ہوں کہ ان سے قرۃ عین عطا ہو اور اللہ تعالیٰ کی مرضیات کی راہ پر چلیں۔

سوم:- پھر اپنے بچوں کے لئے دعا مانگتا ہوں کہ یہ سب دین کے خدام بنیں۔

چہارم:- پھر اپنے مخلص دوستوں کے لئے نام بنام

پنجم:- اور پھر ان سب کے لئے جو اس سلسلہ سے وابستہ ہیں۔ خواہ ہم انہیں جانتے ہیں۔ یا نہیں جانتے۔" ....

(۳) ...."ہدایت اور تربیت حقیقی خداتعالیٰ کا فعل ہے۔ سخت پیچھا کرنا اور ایک امر پر اصرار کو حد سے گزار دینا یعنی بات بات پر بچوں کو روکنا اور ٹوکنا یہ ظاہر کرتا ہے کہ گویا ہم ہی ہدایت کے مالک ہیں۔ اور ہم اس کو اپنی مرضی کے مطابق ایک راہ پر لے آئیں گے۔ یہ ایک قسم کا شرک خفی ہے۔ اس سے ہماری جماعت کو پرہیز کرنا چاہئے۔ ہم تو اپنے بچوں کے لئے دعا کرتے ہیں اور سرسری طور پر قواعد اور آداب تعلیم کی پابندی کراتے ہیں۔ بس اس سے زیادہ نہیں۔ اور پھر اپنا پورا بھروسہ اللہ تعالیٰ پر رکھتے ہیں جیسا کسی میں سعادت کا تخم ہوگا۔ وقت پر سرسبز ہو جائے گا۔"

(ملفوظات جلد نمبر ۲ ص ۵'۴)

(۴) پھر آپ فرماتے ہیں:۔

"دنیا میں بچے دو قسم کے ہوتے ہیں (۱) ایک جن میں نفخ روح القدس کا اثر ہوتا ہے۔ اور ایسے بچے وہ ہوتے ہیں جب عورتیں پاکدامن اور پاک خیال ہوں اور اسی حالت میں استقرار نطفہ ہو وہ بچے پاک ہوتے ہیں اور شیطان کا ان میں حصہ نہیں ہوتا (۲) دوسری وہ عورتیں ہیں جن کے حالات اکثر گندے اور ناپاک رہتے ہیں۔ پس ان کی اولاد میں شیطان اپنا حصہ ڈالتا ہے۔ جیسا کہ آیت (ان کے مال اور اولاد میں حصہ دار ہو جا) اسی طرف اشارہ کر رہی ہے جس میں شیطان کو خطاب ہے کہ ان کے مالوں اور بچوں میں حصہ دار بن جا۔ یعنی وہ حرام کے مال اکٹھا کریں گی اور ناپاک

باقی صفحہ ۷ پر

محمد ارشد محمود

امام ابوالحسن دار قطنی اور سنن دار قطنی

امام ابوالحسن علی بن عمر دار قطنی ۵ ذی قعدہ ۳۰۶ ھ بغداد کے محلہ دار قطن میں پیدا ہوئے۔ نسب نامہ یہ ہے۔ علی بن عمر بن احمد بن مہدی بن نعمان بن دینار بن عبد اللہ

(تاریخ بغداد کتاب الانساب المنتظم جلد ۷)

آپ نے اپنے وقت کے نامور اساتذہ اور اصحاب فن سے استفادہ کیا۔

"امام دار قطنی نے طلب حدیث کے لئے کوفہ بصرہ' واسطہ شام اور مصر کا سفر کیا اور ہر جگہ کے نامور علمائے کرام سے فیض حاصل کیا۔ انہیں بچپن سے ہی فن حدیث کی تحصیل کا بہت شوق تھا ابو یوسف قواس کا بیان ہے کہ جب ہم بغوی کے پاس جاتے تھے تو دار قطنی بہت چھوٹے تھے۔ ان کے ہاتھ میں روٹی اور سالن ہوتا تھا"

امام دار قطنی کا حافظہ غیر معمولی اور بے نظیر تھا۔ نہ صرف احادیث بلکہ دوسرے علوم کا بھی ان کا مخزن تھا بعض شعراء کے دواوین ان کو ازبر تھے۔ تحریر و کتابت کی بجائے اکثر اپنے حافظہ ہی سے کام لیتے تھے۔ تذکرہ نگاروں نے ان کو الحافظ الکبیر' الحافظ المشہور کان عالما" حافظا" وغیرہ لکھا ہے۔ ذہبی نے ان کو حافظ الزمان لکھا ہے۔ حاکم فرماتے ہیں کہ وہ حافظہ میں یکتائے روزگار تھے۔ سمعانی کا بیان ہے کہ دار قطنی کا حافظہ ضرب المثل تھا۔ علامہ ابن جوزی رقم طراز ہیں کہ وہ حافظہ میں منفرد اور یگانہ عصر تھے۔ حافظ ابن کثیر لکھتے ہیں کہ بچپن ہی سے دار قطنی اپنے نمایاں اور غیر معمولی حافظہ کے لئے مشہور تھے ابوالطیب طاہر طبری کا بیان ہے کہ بغداد میں جو بھی حافظ حدیث آتا وہ امام دار قطنی کی خدمت میں ضرور حاضر ہوتا اور اس کے بعد اس کے لئے ان کی علمی بلند پائیگی اور حافظہ میں برتری اور تقدم کا اعتراف کرنا لازمی ہو جاتا تھا۔ ان کے حافظہ اور ذہانت کا یہ حال تھا کہ ایک ہی نشست میں ایک ہی روایت کی بیس بیس سندیں برجستہ بیان کر دیتے تھے۔ حافظ ذہبی نے ایک واقعہ نقل کیا ہے جو امام دار قطنی کی بے پناہ ذہانت' قوت حفظ اور غیر معمولی فہم و فراست پر دلالت کرتا ہے۔ واقعہ یوں ہے کہ شباب کے زمانہ میں ایک روز وہ اسماعیل صفار کے درس میں شریک ہوئے وہ کچھ حدیثیں املا کروا رہے تھے۔ امام دار قطنی کے پاس کوئی مجموعہ حدیث نہ تھا۔ یہ بیک وقت اس کو نقل بھی کرتے جا رہے تھے اور صفار سے حدیثیں بھی سن رہے تھے اس پر کسی شریک مجلس نے ان کو ٹوکا اور کہا تمہارا سماع صحیح اور معتبر نہیں ہو سکتا کیونکہ تم لکھنے میں مشغول ہو اور شیخ کی مرویات کی ٹھیک سے سمجھنے اور سننے کی کوشش نہیں کرتے امام دار قطنی نے جواب دیا کہ املا کو سمجھنے میں میرا طریقہ آپ سے مختلف ہے کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ حضرت شیخ صاحب نے اب تک کتنی حدیثیں املا کرائی ہیں۔ اس شخص نے نفی میں جواب دیا تو آپ نے فرمایا کہ اب تک اٹھارہ حدیثیں املا کرائی ہیں۔ شمار کرنے پر وہ واقعی اٹھارہ ہی نکلیں۔ پھر آپ نے ایک ایک حدیث کو بے تکلف بیان کر دیا اور اسناد و متون میں وہی ترتیب بھی قائم رکھی جو شیخ نے بیان کی تھی۔ پورا مجمع اس حیرت انگیز ذہانت اور غیر معمولی حافظہ کو دیکھ کر دنگ رہ گیا۔

ابوبکر برقانی کا بیان ہے کہ میں اکثر ابو مسلم بن مہران کے سامنے دار قطنی کی تعریف کیا کرتا تھا۔ ایک دن انہوں نے کہا تم دار قطنی کی تعریف میں افراط اور غلو سے کام لیتے ہو۔ ذرا ان سے عیاض کی وہ حدیث دریافت کرو جو ابن مسعود سے مروی ہے۔ میرے دریافت کرنے پر امام صاحب نے نہ صرف وہ حدیث بلکہ اس کے اختلاف وجوہ اور امام بخاری کی اس روایت کے بارے میں خطا بھی واضح کر دی۔ اور میں نے اس کو بھی علل میں شامل کر لیا۔

حضرت امام دار قطنی روایت کی طرح درایت کے بھی ماہر اور جرح و تعدیل کے فن میں امام تھے۔ ممتاز محدثین اور ائمہ فن نے ان کے اس کمال کا اعتراف کیا ہے۔ خطیب تبریزی لکھتے ہیں۔ امام دار قطنی' حدیث' و آثار' علل حدیث' اسماء الرجال اور احوال رواۃ میں یکتا تھے۔

(تاریخ بغداد جلد ۱۲ ص ۳۴)

ابن جوزی کا ارشاد ہے کہ "امام دار قطنی کی علم حدیث' اسماء الرجال اور علل حدیث میں معرفت مسلم ہے حافظ ابن کثیر فرماتے ہیں۔ احادیث پر نظر اور علل و انتقاد کے اعتبار سے وہ نہایت عمدہ تھے۔ اپنے دور میں فن اسماء الرجال' علل اور جرح و تعدیل کے امام اور فن درایت میں مکمل دستگاہ رکھتے تھے۔

(البدایہ والنہایہ جلد ۱۱ ص ۳۱۷)

حاکم کا بیان ہے کہ میں قیام بغداد کے زمانہ میں اکثر ان کی صحبتوں سے لطف اندوز ہوتا تھا۔ یہ واقعہ ہے کہ میں نے ان کی جس قدر تعریفیں سنی تھیں ان سے بڑھ کر ان کو پایا۔ میں ان سے شیوخ رواۃ اور علل حدیث کے متعلق سوالات کرتا تھا اور وہ ان کا جواب دیتے تھے۔ میری شہادت ہے کہ روئے زمین پر ان کی کوئی نظیر موجود نہیں۔

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ لکھتے ہیں۔

فقہی احکام و مسائل اور حلال و حرام کی معرفت میں جو حیثیت مالک سفیان ثوری اوزاعی اور شافعی وغیرہ ائمہ فقہ کی راویوں اور اقوال کی ہے۔ وہی حیثیت رجال اور صحیح و ضعیف احادیث کے بارے میں یحییٰ بن معین بخاری' مسلم' ابو حاتم' ابو زرعہ' نسائی' ابن عدی اور امام دار قطنی وغیرہ جیسے جہاندیدہ محدثین و نقادان فن کے کلام کی ہے۔

ازہری کا بیان ہے کہ ایک دفعہ کسی حدیث کی علت یا کسی راوی کے متعلق محمد بن ابی الفوارس کو جواب دیتے ہوئے فرمایا اے ابوالفتح مشرق و مغرب کے درمیان اس فن کا جاننے والا میرے سوا کوئی نہیں۔ حمزہ بن محمد بن طاہر دقاق نے مندرجہ ذیل شعروں میں ان کے کمال فن کا اعتراف کیا ہے۔

جعلناک فیما بیننا و رسولنا
وسیطا فلم تظلم و لم تتحرب
فانت الذی لو لاک لم یعرف الوری
و لو جھدو اما صادق من مکذب

ترجمہ اے امام حدیث آپ ہمارے اور رسول اللہ کے درمیان بہترین اور عمدہ واسطہ ہیں۔ اگر آپ کی پُر کمالات ذات نہ ہوتی تو لوگ انتہائی کوششوں کے باوجود بھی سچے اور جھوٹے راویوں اور صحیح و غلط حدیثوں میں تمیز نہیں کر سکتے تھے۔

آپ کا مقام اس چیلنج سے بھی واضح ہو جاتا ہے جو آپ نے اپنے زمانہ میں اہل بغداد کو دیا۔ اس چیلنج کو حضرت شاہ عبد العزیز صاحب محدث دہلوی اپنی کتاب نخبتہ الفکر میں یوں درج فرماتے ہیں۔

ترجمہ۔ کہ اے اہل بغداد یہ خیال نہ کرو کہ کوئی شخص آنحضرت ﷺ کی طرف کوئی جھوٹی حدیث منسوب کر سکتا ہے جبکہ میں زندہ ہوں۔

امام دار قطنی کو اصل شہرت حدیث میں امتیاز کی بنا پر حاصل ہے آئمہ فن اور نامور محدثین نے ان کے عظیم المرتبت اور صاحب کمال محدث ہونے کا اعتراف کیا ہے۔

علامہ ابن خلکان لکھتے ہیں کہ امام دار قطنی علم حدیث میں منفرد اور امام تھے۔

حافظ ابن کثیر فرماتے ہیں۔ دار قطنی روایت کی وسعت و کثرت کے اعتبار سے امام دہر تھے۔

علامہ عبد الحی بن عمار الحنبلی کہتے ہیں۔

امام دار قطنی حدیث اور اس کے متعلقہ فنون میں منتہی تھے اور اس میں امیر المومنین کہلاتے تھے۔

علم حدیث کے ساتھ ساتھ فقہ میں بھی مذاہب فقہاء کے نہایت واقف کار تھے۔ خطیب لکھتے ہیں کہ حدیث کے علاوہ مذاہب فقہا کی معرفت میں بھی ان کا درجہ نہایت بلند ہے۔ مسلک کے اعتبار سے امام دار قطنی شافعی مذہب تھے لیکن ان کا شمار اس مذہب کے صاحب وجوہ فقہا میں ہوتا ہے۔ ابن خلکان نے دار قطنی کو فقیہا" علی مذہب الشافعی اور یافعی نے صاحب الوجہ فی المذہب لکھا ہے۔

امام دار قطنی کو علم نحو' فن قرات اور تجوید میں ید طولیٰ حاصل تھا اور تفسیری اور قرآنی علوم سے بڑا شغف تھا۔ ابو الفداء کا بیان ہے کہ وہ قرآنیات کے امام تھے"

حاکم کہتے ہیں کہ وہ ثقاۃ قراء کے امام اور تجوید و قرائت میں بلند پایہ تھے۔ انہوں نے حروف و مخارج کی تصحیح و ادائیگی کا علم بچپن میں ابوبکر بن مجاہد سے سیکھا اور محمد بن حسین نقاش طبری' احمد بن محمد دیباجی ابو سعید قزاز وغیرہ ماہرین فن سے اس کی باقاعدہ تکمیل کی اور آخر عمر میں خود اس فن میں مرتبہ امامت و اجتہاد پر فائز ہو گئے۔ اور اس میں ایک رسالہ بھی لکھا' اس میں قدیم قراء سے مختلف ایک نیا طرز انہوں نے ایجاد کیا تھا۔ یہ طرز بعد میں مقبول ہوا اور لوگوں نے اسے اختیار کیا۔

دیگر فنون کے علاوہ فن شعر و ادب کا بھی ذوق رکھتے تھے بعض شعراء کے دواوین ان کو زبانی یاد تھے۔ عربی زبان و ادب پر ان کو اس قدر قدرت اور کامل عبور تھا کہ ایک دفعہ مصر تشریف لے گئے تو وہاں علوی خاندان کے ایک شخص مسلم بن عبد اللہ موجود تھے' یہ ادب فصاحت و بلاغت اور زبان دانی کے بڑے ماہر تھے۔ ان کے پاس زبیر بن بکار کی کتاب الانساب تھی جس کی حصر بن داؤد نے ان سے روایت کیا تھا اور جو انساب کے علاوہ اشعار اور ادبی لطائف کا بھی بہترین مجموعہ تھی۔ لوگوں نے امام دار قطنی سے اس کی قرات کی فرمائش کی۔ امام صاحب نے سب کے شدید اصرار کی وجہ سے اس کو منظور کر لیا۔ چنانچہ اس تقریب کے لئے ایک مجلس کا اہتمام کیا گیا اس میں مصر کے نامور علماء و فضلاء اور اور اساطین شعر و ادب بھی شریک ہوئے تاکہ امام دار قطنی کی غلطیوں کی گرفت کر سکیں لیکن ان لوگوں کو ناکامی ہوئی اور امام کے حیرت انگیز کمال کو دیکھ کر سب دنگ رہ گئے خود مسلم کو بھی ان کے ادبی مذاق کی پختگی و بلندی اور عربی زبان پر غیر معمولی قدرت اور دسترس کا اعتراف کرنا پڑا۔

حضرت امام دار قطنی ہر قسم کے علوم و فنون کے جامع تھے۔ خطیب کا بیان ہے کہ حدیث کے علاوہ بھی متعدد علوم و فنون میں ان کو درک و مہارت تھی۔ ازہری کا بیان ہے کہ امام دار قطنی بڑے ذہین و طباع تھے۔ ان کے سامنے کسی علم کا بھی تذکرہ کیا جاتا تو اس کے

باقی صفحہ ۵ پر

لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) بشارت احمد - لاہور کینٹ

روحانیت بمقابلہ مادہ پرستی

یہ دنیا جس میں ہم لوگ زندگی گزار رہے ہیں- دارالامتحان ہے- روز پیدائش سے لے کر دم آخر تک قدم قدم پر آزمائش ہی آزمائش ہے- خدا تعالیٰ نے روز اول سے ہی خیر و شر- نیکی اور بدی- اچھائی اور برائی- درست اور غلط کے درمیان ایک مقابلہ کی کیفیت پیدا فرما دی ہے- ایک طرف دنیاوی لالچ- روپے پیسے کی چمک- جاہ و جلال اور شیطانی وسوسے نت نئی ترغیبات کے ساتھ بنی نوع انسان کو اپنی طرف دعوت دیتے ہیں اور دوسری طرف نیکی- تقویٰ- عبادت- دعوۃ الی اللہ اور خدا تعالیٰ کی طرف سے مبعوث بزرگ ہستیاں حضرت انسان کو اپنی طرف بلانے میں مصروف رہتی ہیں- مگر ظاہری ٹھاٹھ باٹھ- عارضی اور فوری فوائد- مادی اسباب سے بہرہ ور ہونے کی تمنا اکثریت کو اپنی طرف کھینچ لیتی ہے- اللہ تعالیٰ کی طرف بلانے والے بظاہر ناکام ہوتے نظر آتے ہیں- مگر ایسا ہرگز نہیں- ہر تگ و دو- ہر مقابلہ- ہر تقابل کو نتیجہ کے لحاظ سے پرکھنا چاہئے کہ انجام کار کون کامیاب ہوا اور کون ناکام-

اس ظاہری دنیا پر جب ہم ایک مطالعاتی نظر ڈالتے ہیں تو تاریخ سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ بڑے بڑے بادشاہ- فاتح عالم- بلند ارادوں والے جنگجو میدان عمل میں اترے اور دیکھتے ہی دیکھتے ایک وسیع و عریض علاقہ کو تہہ و بالا کرتے ہوئے اپنا سکہ قائم کر گئے- مگر کب تک!!!

آیئے چند ایک مثالیں لیتے ہیں- ہلاکو- امیر تیمور- سکندر- نپولین- یہ ہستیاں بڑی شہرت کی حامل ہیں- انہوں نے بڑی بڑی فتوحات حاصل کیں- مگر آج ایک عرصہ گزرنے کے بعد ان کا ذکر تاریخ کے چند صفحات تک محدود ہو کر رہ گیا ہے- ان کی ساری تگ و دو اپنی ذاتی انا- شہرت اور ولولہ انگیزی تک تھی- اس کے مقابلے پر روحانیت کے میدان کو لیتے ہیں- خدا تعالیٰ کے بھیجے ہوئے نبی اور اولیاء بظاہر بے سرو سامان- کمزور- غریب- بے سہارا اور نادار تھے- شروع سے ہی غربا- مساکین اور بے آسرا لوگ ہی ان کی طرف متوجہ ہوئے- وہی ان کے حلقہ عقیدت میں شامل ہوئے اور دنیا اور مادہ پرستی کے رسیا لوگ وجاہتوں اور شان و شوکت کا ہی شکار رہے-

حضرت نبی اکرم ﷺ کو ماننے والے آغاز اسلام کے وقت کون لوگ تھے- وہی مسکین اور غریب- نامعلوم پس منظر سے متعلق اصحاب رضی اللہ عنہم جن پر کفار مکہ طرح طرح کے مظالم ڈھاتے تھے- ذرا غور کریں آج لوگ حضرت ابوہریرہؓ کا زیادہ ذکر کرتے ہیں یا ابوجہل کا- آج حضرت امام حسینؓ سے ہم دل و جان سے پیار اور عقیدت رکھتے ہیں یا ان پر ظلم اور زیادتی کرنے والوں سے- آج اس پوری دنیا میں کون سی ہستی ہے جس پر صبح و شام دن اور رات- چوبیس گھنٹے درود و سلام پڑھا جاتا ہے- جن کا ذکر خیر اس کرہ ارض کے کونہ کونہ میں ہر لحظہ- ہر لمحہ کیا جاتا ہے- مسلمان قوم دنیا کے ہر طرف پھیلی ہوئی ہے- جب وہاں مقامی وقت کے تحت اذان بلند ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ کی کبریائی کے ساتھ ساتھ حضرت نبی اکرم ﷺ کا ذکر مبارک بھی ہوتا ہے- کیا ایسا کسی دنیاوی فاتح کا بھی تذکرہ ہوتا ہے؟ آیئے ایک اور بہت قریبی مثال لیتے ہیں جس سے مزید ثابت ہو گا کہ روحانیت کی جیت ہے یا مادہ پرستی کی- اس لاہور شہر کو ہی لیجئے- اس کے اندر دو بادشاہ دفن ہیں- ایک قطب الدین ایبک اور دوسرا جہانگیر اور دو معروف بزرگ ابدی نیند سو رہے ہیں- ایک حضرت داتا گنج بخشؒ اور دوسرے حضرت میاں میرؒ ایک دنیا- ایک وسیع مخلوق خدا ان کے مزاروں اور مقبروں پر جا کر دعا کرتی ہے- اپنی عقیدت کے پھول نچھاور کرتی ہے- آخر فتح اور جیت دینی بزرگوں کی ہی ہوئی- ہمارے موجودہ دور کے حکمران- صدر و وزیر اعظم دنیادار ہوتے ہوئے بھی ان بادشاہوں کے مقبروں پر نہیں جاتے- بالکل نہیں- جاتے ہیں تو ان روحانی مشائخ کی قبور پر- لہٰذا ثابت ہوا کہ ہماری زندگی میں روحانیت اور دینی عمل کو جو اہمیت حاصل ہے وہ مادہ پرستی میں ہرگز نہیں-

اس سے یہ بھی مراد نہ لی جائے کہ انسان بوریہ نشین ہو جائے- ہاتھ پر ہاتھ دھر کے بیٹھ جائے- کنڈی لگا کر گھر بند کر لے- ایسا کرنا تو گناہ ہے- اپنے خالق کی نافرمانی کرنا ہے- ہم اس دنیا میں رہتے ہوئے- کاروبار زندگی میں مشغول ہوتے ہوئے- بیوی بچوں کے ساتھ وقت گزارتے ہوئے اپنی آخری منزل- اپنی درمیانی منزل اور اپنا نقطہ آغاز محض اور محض روحانیت کو رکھیں-

بقیہ صفحہ ۴

متعلق معلومات کا بے شمار ذخیرہ ان کے پاس ہوتا- حاکم سے دریافت کیا گیا کہ آپ نے دار قطنی کی طرح کوئی جامع کمالات شخص دیکھا ہے تو انہوں نے نفی میں جواب دیا- ابوالفداء کا بیان ہے کہ وہ متعدد علوم میں جامع تھے-

اخلاق و عادات کے اعتبار سے انتہائی اعلیٰ مقام پر فائز تھے- طبیعت میں نرمی اور انکساری تھی- لوگوں کی دلآزاری سے پرہیز کرتے تھے- طلبہ کی دلجوئی اور حوصلہ افزائی- امام صاحب کی شگفتہ مزاجی کا ان کے حسن اخلاق سے پتہ چلتا ہے- انتہائی پر مذاق انسان تھے- ایک روز ابوالحسن بیضاوی آپ کی خدمت میں ایک شخص کو لے کر آئے اور آپ سے کچھ حدیثیں املا کرانے کی فرمائش کی- امام صاحب نے پہلے معذرت کی اور کہا کہ مجھے فرصت نہیں ہے لیکن بیضاوی نے اصرار کیا اور کہا کہ یہ مسافر ہیں اور دور دراز سے محض حدیث کی تلاش و تحصیل کے لئے آئے ہیں تو امام صاحب نے اسی وقت یادداشت سے ایک حدیث بیس طرق اور سندوں سے بیان کی سب کا متن یہ تھا

نعم الشئی الهدية امام الحاجة

حاجت اور عرض پیش کرنے سے پہلے ہدیہ کرنا بہت عمدہ بات ہے جب دوسرے دن یہ صاحب تشریف لائے تو اپنے ساتھ کچھ مناسب ہدیہ بھی لائے- امام دار قطنی نے ان کو قریب بٹھایا اور حدیث سترہ طرق سے زبانی املا کرائی جس کا متن یہ تھا-

اذا اتاکم کریم قوم فاکرموہ جب کسی قوم کا سردار یا شریف آدمی تمہارے پاس آئے تو تعظیم کرو-

وفات امام دار قطنی نے ۸ ذی قعدہ ۳۸۵ھ کو انتقال کیا- مشہور فقیہہ ابوحامد سفرائنی نے جنازہ کی نماز پڑھائی اور مشہور بزرگ معروف کرخی کے مزار کے متصل باب حرف میں سپرد خاک کئے گئے- ابونصر بن ماکولا کا بیان ہے کہ میں نے رمضان کی ایک رات خواب دیکھا کہ کسی سے امام دار قطنی کے اخروی انجام کے بارے میں سوال کر رہا ہوں وہ مجھے یہ جواب دے رہے ہیں کہ جنت میں دار قطنی امام کہلاتے ہیں-

سنن دار قطنی امام دار قطنی صاحب تصانیف کثیرہ تھے- ان کی اکثر تالیفات حدیث اصول حدیث اور رجال سے متعلق ہیں- سنن دار قطنی آپ کی مشہور کتاب ہے اور کتب حدیث میں بہت اہم مانی جاتی ہے

حاجی خلیفہ مصطفیٰ ابن عبداللہ لکھتے ہیں-

فن حدیث میں بے شمار کتابیں لکھی گئی ہیں مگر علمائے سلف خلف کا اتفاق ہے کہ قرآن مجید کے بعد سب سے زیادہ صحیح صحیح بخاری ہے' پھر صحیح مسلم اور موطا امام مالک ہیں- ان کے بعد امام داؤد ترمذی نسائی' ابن ماجہ اور دار قطنی کی کتابوں اور مسانید کا درجہ ہے-

حافظ ابن صلاحؒ اور علامہ سیوطی نے بھی سنن دار قطنی کو صحاح ستہ کے بعد مستند تسلیم کیا ہے- امام دار قطنی فن جرح و تعدیل کے امام تھے علل اور رجال حدیث پر ان کی نظر بڑی گہری تھی- اس لئے سنن دار قطنی نقد و جرح کے متعلق اقوال کا عمدہ اور مفید ذخیرہ ہے جس طرح امام ترمذی نے جامع ترمذی میں حدیث کے صحیح حسن اور ضعیف ہونے کی وضاحت کی ہے اس طرح امام دار قطنی نے بھی سنن دار قطنی میں یہی طریقہ اختیار کیا ہے-

حافظ بن اصلاحؒ لکھتے ہیں

ولض الدار قطنی فی سننه علی کثیر من ذالک امام دار قطنی نے سنن میں اکثر حدیثوں کے حسن یا ضعیف ہونے کو واضح کر دیا ہے-

سنن دار قطنی میں آنحضرتؐ کے بیان کردہ اس عظیم نشان کا ذکر ہے جس کا سچے مدعی مہدویت کے لئے ظاہر ہونا مقدر تھا-

خدا تعالیٰ نے حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کو جب امام مہدی کے مقدس مقام پر فائز فرمایا تو علماء کی طرف سے سنن دار قطنی میں موجود سورج اور چاند گرہن کی پیشگوئی پر مشتمل حدیث پیش کی گئی اور مطالبہ یہ کیا گیا کہ اگر آپ واقعی امام مہدی ہیں تو یہ نشان آپ کے حق میں کیوں ظاہر نہیں ہوا- جب یہ مطالبہ شدت اختیار کر گیا تو ۱۸۹۴ء میں خدا تعالیٰ نے یہ نشان دکھلا کر جہاں حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی صداقت پر مہر تصدیق ثبت کر دی وہاں سنن دار قطنی میں موجود آنحضرتؐ کی پیشگوئی کو مشاہداتی رنگ میں ظاہر کر کے سنن دار قطنی کی صحت حدیث کو دنیا سے تسلیم کروا کر اس کتاب کو کتب حدیث میں عظیم مقام عطا کر دیا-

اس عظیم نشان کے ذریعے خدا تعالیٰ نے آنحضرتؐ کی صداقت کو دنیا پر واضح کر دیا کہ کس طرح آنحضرتؐ کی بیان کردہ بات حرف بحرف پوری ہوئی اور اس طرح ہر قسم کے منکرین پر اتمام حجت قائم کر دی- سنن دار قطنی میں نشان خسوف و کسوف کی پیشگوئی پر مشتمل حدیث مندرجہ ذیل ہے- ان

لمهدينا ايتين لم تكونا منذ خلق السموات والارض تنكسف القمر لاول ليلة من رمضان و تنكسف الشمس فى النصف منة ولم تكونا منذ خلق اللة السموات والارض

(دار قطنی جلد نمبر ۲ ص ۶۵)

ترجمہ- ہمارے مہدی کے لئے دو نشان ہیں اور جب سے کہ زمین و آسمان خدا نے پیدا کیا- یہ دو نشان کسی اور مامور اور رسول کی ذات میں ظاہر نہیں ہوئے- ان میں سے ایک

باقی صفحہ ۷ پر

عاتکہ صدیقہ (لاس اینجلس۔ امریکہ)

اللہ کی دنیا

(ڈیوڈ ڈگلس ڈنکن کی نئی تصنیف)

ان دنوں ٹوکیو (جاپان) سے طبع ہونیوالی ایک کتاب "اللہ کی دنیا" امریکہ کے کتب خانوں کی زینت ہے اور دھڑا دھڑ فروخت ہو رہی ہے جس کی جاذب نظر تزئین اور مصور تفاصیل نے اس کی مقبولیت و اہمیت اور بھی بڑھادی ہے۔ ۲۸۰ صفحات کی اس کتاب کے ۲۵۷ صفحے تصاویر کے لئے اور ۲۳ صفحات فوٹو ڈیٹا کے لئے وقف یا مختص ہیں۔ امریکہ کے ایک مبصر ہیریسن نے ان کی ایک اور کتاب "دی کریملن" پر تبصرہ کرتے ہوئے انہیں ایک ایسا ذہین و طباع مصنف قرار دیا تھا۔ جس کے ہاتھ میں آرٹسٹ کا کیمرہ اور شاعر کا قلم ہے۔ یہی ذہانت اور طباعیت ڈیوڈ ڈگلس ڈنکن کی اس کتاب میں بھی سامنے آتی ہے یہ کتاب پہلی دفعہ ۱۹۸۲ء میں منظر عام پر آئی۔ اس کے بعض مناظر بیبلیکل ایام یعنی دو ہزار قبل کی تاریخ پیش کرتے ہیں جو یقیناً آنیوالی بے شمار صبحوں کو تاریخی روشنی سے منور کرتے رہیں گے۔ اور جن کے فوٹوگرافر بھی اب قصہ پارینہ یعنی تصویری تاریخ کا حصہ بن چکے ہیں۔ اس امتیاز نے کتاب کی اہمیت کو یقیناً دوبالا کر دیا ہے۔

ڈنکن ڈگلس نے اللہ کی دنیا میں اپنی بیشتر مہمات کا ذکر بھی کیا ہے۔ دوسری جنگ عظیم کے آخر میں بحری فوج میں خدمات انجام دینے کے بعد دس سال تک لائف میگزین کے فوٹو گرافر کی حیثیت سے ان کی معیناتی مشرق وسطیٰ میں رہی اور اس عرصہ میں ان کا قیام قاہرہ، استنبول، یوروشلم، تہران اور اس کے بعد روم میں رہا۔ جہاں سے انہوں نے سپین اور انڈونیشیا تک کے ممالک کے دور دراز سفر کئے ان سفروں میں بعض کا تعلق ان کے فرائض منصبی سے تھا اور بعض اتفاقیہ نوعیت کے۔ ان کے فرائض میں شامل مسلمان ممالک کے مذہبی و سماجی زندگی کی منظر کشی بھی تھی۔ ایک دفعہ ایک یخ بستہ سردیوں میں ترکی کے گھڑ سواروں کے ساتھ جو سب کے سب مسلمان تھے۔ انہیں سوویٹ سرحد تک بھی جانا پڑا۔ پھر انہیں شمالی مراکو کے پہاڑوں پر رہنے والے "بربروں" کے ساتھ رہنے کا موقع بھی ملا۔ بلکہ کاشکائی خانہ بدوش امراء کے ساتھ ایران کے پار قبائلی ہجرت کرنے کا تجربہ بھی ہوا ملایا میں قیام کے دوران انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت سے متعلقہ تقریب کی فوٹوگرافی بھی کی۔ اصفہان کی فلاور نامی مسجد۔ قاہرہ میں بانسری بجانے گانے والا سڑک پیا درویش۔ بدوی گڈریے سپین کے مورش حکمرانوں کی تصاویر اونٹوں کا ایک صحرائی قافلہ جو نیلے نقاب پہنے ہوئے تھا۔ سپین کی مسجد قرطبہ، یوروشلم کے قدیم شہر میں مئوذن کی اذان۔ غرناطہ 'الحمراء' اٹھارہویں صدی میں مرغی کی کھال پر پینٹ کیا جانے والا قرآن کریم۔ مراکو کے سپاہی۔ سعودی حکمرانوں کے طرز حیات کے مناظر۔ افغانستان کی نیلی جھیل مراکو کے محو نماز غازی اور متعدد اسی نوع کے جاذب نگاہ تاریخی مناظر اس کتاب کی زینت ہیں۔ مزید بر آں اس میں قرآن کریم کی چند آیات تقریباً بیس ممالک اور دیگر چند مقامات مقدسہ کا ذکر بھی ملتا ہے جن میں نائجیریا۔ کینیا اور یوگنڈا کے ضمن میں احمدیہ مشنریوں کے دینی شغف اور لائحہ کار کی وضاحت کے لئے بھی چند عنوانات ہیں۔ مثلاً صفحہ ۷۹ پر نائجیریا کے تحت احمدیہ مشنری کی اشاعت دین کے لئے زندگی وقف کرنے کا ذکر۔ جس کے پیچھے لیگوس کی عبادت گاہ سکول میں ٹیچر کی تصویر طلبہ کے ساتھ ہے۔ جو ان سینکڑوں بچوں کو دین کی تعلیمات سے روشناس کرا رہا ہے۔ صفحہ ۱۸۰ پر چیف مشنری نیروبی مولانا مبارک احمد کی تصویر ہے اور صفحہ نمبر ۱۸۰ پر ہی کینیا اور یوگنڈا کے تحت حکیم محمد ابراہیم مشنری کے دو منظر جس کے نیچے جلی حروف میں درج ہے کہ وہ ہر سال سائیکل پر پہاڑوں اور جنگلوں میں ہزاروں میل مسافت طے کرتے ہیں۔ مجموعی طور پر "اللہ کی دنیا" کے ۱۷۸ سے ۱۸۵ تک کے صفحات احمدیہ مشنریوں کی اشاعتی سرگرمیوں اور تعلیمی و تربیتی کاوشوں کی تصاویر سے مزین ہیں۔ فوٹو ڈیٹا کے ۴ صفحات بھی احمدیہ جماعت کی تعلیمی و اشاعتی سرگرمیوں کے ذکر سے معمور ہیں جب کہ ان صفحات میں بانی جماعت احمدیہ کے شرائط بیعت بھی دیئے گئے ہیں۔ جو تقویٰ کے نور کے اخذ و جذب کا بہترین لائحہ عمل پیش کرتے ہیں۔ نیز افریقن عوام کی اسلام میں دلچسپی عیسائیت کی ناکامی کے وجوہ کے علاوہ دیگر اسلامی فرقوں کے مشنریوں کی عدم موجودگی کا ذکر بھی ملتا ہے۔ مصنف لکھتا ہے کہ اسلام یعنی اللہ کی دنیا کا آج مغرب اور جاپان سے سامنا ہے جو کہ تاریخ کا عظیم جغرافیائی اور نسلی تصادم کا مقام ہے اسلامی ممالک کے تیل نے ہماری صنعت پر غلبہ حاصل کر لیا اور ان ممالک کے باشندے ہمارے لئے زیادہ تر ٹی وی کی سکرین پر ابھرنے والے افراد کے تصورات کے علاوہ دور دراز مقامات پر مہمان نوازی ننگے پاؤں چلنے والے غریب۔ اوسط درجہ کی سیر۔ ایران کے متعصب خمینی اور مصر کے انور السادات ایسے خوش خلق انسان بھی ہیں۔ ان مسلمانوں میں اچھی وضع قطع کے مالک اور ذہنی انتشار کے شکار افراد بھی ملتے ہیں۔ جو دنیا کی قدیم ترین تہذیب کے آئینہ دار ہیں۔ جن کے مذہب کی دنیا بحر اوقیانوس سے چین تک جنگلوں، صحراؤں اور پہاڑی سلسلہ کے اس پار تک اور جنوبی سمت میں انڈونیشیا سے فلپائن تک پھیلی ہوئی ہے۔ مقام تعجب ہے کہ ان حقائق کے باوجود جنہوں نے ہماری زندگیوں پر گہرا اثر ڈالا ہے یہ دنیا تا حال ہمارے لئے اجنبی ہے۔

اس کتاب کی تکمیل کے لئے مصنف نے متعدد سفر اختیار کئے۔ انہوں نے وسط ایشیا کے دور دراز اور گمنام قبائل کی تصویر کشی بھی کی۔ اور یوروشلم کے ایک مقدس مقام کے رنگین مناظر کو تصاویر میں محفوظ کرنے کے لئے بڑی جانفشانی سے بھی کام لیا۔ مسلمان ممالک میں اپنے قیام کی تفصیل کے ساتھ مصنف نے یہ بھی لکھا ہے کہ ایک پاکستانی مسلمانوں کی فیملی نے جو ماؤنٹ آف اولعزر میں رہائش پذیر تھی اپنے ہاں انہیں رسم ختنہ کی تقریب میں شمولیت کی دعوت دی۔ اور ایک مسلمان مشنری نے انہیں اپنے تعاقب کی اجازت بھی دی۔ جو یوگنڈا کے دور دراز ایک صحرائی علاقہ میں عیسائیوں میں اسلام کی تعلیمات کو روشناس کرانے پر مامور تھا۔

(ہفت روزہ لاہور ۱۴۔ مئی ص ۴)

سید شاہد محمود۔ ملیر کراچی

آواز۔ معلومات

سوال:۔ آواز کیا ہے؟

جواب:۔ آواز ایک قسم کی لہروں کا نام ہے جو ہوا، پانی اور ٹھوس اجسام سے گزرتی ہے۔ وہ ہمیں نظر نہیں آتی ہیں۔ ہم جو آوازیں سنتے ہیں وہ ہوا کی مدد سے ہم تک پہنچتی ہیں۔

سوال:۔ آواز کس طرح پیدا ہوتی ہے؟

جواب:۔ جب دو جسم آپس میں ٹکراتے ہیں یا ہم بولتے ہیں یا جب کوئی جسم مرتعش ہوتا ہے تو آواز پیدا ہوتی ہے اور ہوا کی مدد سے ہمارے کانوں تک پہنچتی ہے۔

سوال:۔ آواز کی رفتار کیا ہے؟

جواب:۔ آواز کی رفتار ہوا، لکڑی، دھاتوں، دوسرے ٹھوس اجسام، پانی اور دوسری سیال چیزوں میں مختلف رہتی ہے۔ اگر ہوا کا درجہ حرارت صفر درجے سینٹی گریڈ ہو تو آواز کی رفتار ۱۰۸۸ فٹ فی سیکنڈ یا ۷۴۲ میل فی گھنٹہ ہوتی ہے۔

سوال:۔ کیا درجہ حرارت کی تبدیلی کا آواز کی رفتار پر کچھ اثر پڑتا ہے؟

جواب:۔ جی ہاں ہر ایک درجے سینٹی گریڈ کے اضافے سے ہوا میں آواز کی رفتار دو فٹ فی سیکنڈ کے بقدر بڑھ جاتی ہے۔ یعنی گرم ہوا میں آواز کی لہریں کہیں زیادہ تیزی کے ساتھ دوڑتی ہیں۔

سوال:۔ پانی میں آواز کس رفتار کے ساتھ سفر کرتی ہے؟

جواب:۔ تازہ پانی میں جس کا درجہ حرارت ۵۹ درجے فارن ہائیٹ ہو، آواز کی رفتار ۴۷۱۴ فٹ فی سیکنڈ ہوتی ہے۔

سوال:۔ دھاتوں میں آواز کی رفتار کیا ہوتی ہے۔

جواب:۔ اس کا انحصار دھات کی کثافت پر ہے۔ مثلاً سیسے کی آواز کی رفتار ۴۰۳۰ فٹ فی سیکنڈ ہے، چاندی میں ۸۵۵۳ فٹ، تانبے میں ۱۱۶۶۶ فٹ فی سیکنڈ اور لوہے اور فولاد میں ۱۶۰۰۰ فٹ فی سیکنڈ ہوتی ہے۔

سوال:۔ کیا سخت شور اور دھماکوں کی آواز بھی اسی رفتار سے سفر کرتی ہے جس طرح ہلکی آواز؟

جواب:۔ جی ہاں آواز خواہ بھاری ہو یا ہلکی، اچھی ہو یا بری، ایک ہی رفتار کے ساتھ سفر کرتی ہے۔

سوال:۔ صدائے بازگشت کیا ہوتی ہے؟

جواب:۔ جب ہم زور سے کسی کو آواز دیتے ہیں تو ہماری آواز کی لہریں تیزی سے آگے بڑھتی ہیں۔ اگر اس سمت میں کوئی پہاڑ، چٹان یا کوئی عمارت ہوتی ہے تو آواز کی لہریں اس سے ٹکرا کر واپس آتی ہیں اور ہم آواز دینے کے تقریباً فوراً بعد اپنی آواز کو دوبارہ سن لیتے ہیں لیکن ہلکی۔ اسے صدائے بازگشت کہتے ہیں۔ یہ صرف اسی وقت ممکن ہے جب ہمارے اور اس رکاوٹ کے درمیان کم از کم ۱۱۰ فٹ کا فاصلہ ہو جو آواز کو واپس کر رہی ہے۔

سوال:۔ سائرن سے تیز آواز کیسے نکلتی ہے؟

جواب:۔ سائرن دراصل ایک چپٹی گول پلیٹ پر مشتمل ہوتا ہے جس میں تھوڑے تھوڑے فاصلے پر بہت سے سوراخ ہوتے ہیں۔ ساتھ ہی ان سوراخوں سے تیز ہوا کے گزرنے کا انتظام بھی موجود رہتا ہے۔ برقی قوت سائرن کو تیزی سے گھماتی ہے، ہوا باری باری ہر سوراخ میں سے تیزی سے گزرتی ہے۔ اس لئے بڑے زور کی آواز پیدا ہوتی ہے۔

(ماہنامہ تشحیذ الاذہان جون ۱۹۹۴ء)

نتیجہ امتحان انصار اللہ

سہ ماہی اول ۱۳۷۳ ہش ۱۹۹۴ء

قیادت تعلیم مجلس انصار اللہ پاکستان کے زیر اہتمام منعقد ہونے والے مرکزی امتحان سہ ماہی اول ۱۹۹۴ء میں خدا تعالیٰ اور اس کی عطا کردہ توفیق سے کل ۲۳۲ مجالس کے ۲۳۷۹ انصار نے شرکت کی۔ جن میں سے مندرجہ ذیل انصار نے نمایاں پوزیشن حاصل کی۔ اللہ تعالیٰ مبارک فرمائے۔ آمین

۱۔ مکرم ملک محمد اعظم صاحب دار العلوم غربی اول

۲۔ مکرم حکیم محمد افضل فاروقی صاحب اوچ شریف دوم

خصوصی گریڈ ان کے علاوہ جن انصار نے غیر معمولی ذوق شوق اور محنت سے اپنے پرچے حل کر کے بروقت مرکز میں پہنچائے اور خصوصی گریڈ کے مستحق قرار دیئے گئے ان کے اسمائے گرامی بھی برائے ریکارڈ و درخواست دعا درج کئے جاتے ہیں۔

مکرم افتخار احمد صاحب مصری شاہ لاہور۔ مکرم محمد رشید طارق صاحب سلطانپورہ لاہور۔ مکرم محمد عبداللہ قریشی صاحب دار الرحمت وسطی ربوہ۔ مکرم مبارک احمد صاحب ٹاؤن شپ لاہور۔ مکرم محمد افضل فاروقی صاحب اورا۔ سیالکوٹ۔ مکرم فخر الحق صاحب پورن نگر۔ سیالکوٹ۔ مکرم رشید احمد صاحب رحیم یار خان۔ مکرم رانا محمد خان صاحب بہاولنگر۔ مکرم شیخ کریم الدین صاحب بہاولنگر۔ مکرم چوہدری مقبول احمد صاحب بہاولنگر۔ مکرم عطاء محمد صاحب کھاریاں۔ مکرم محمد نسیم صاحب گھنو کے ججہ۔ سیالکوٹ۔ مکرم چوہدری محمد لطیف انور صاحب اوکاڑہ۔ مکرم نور احمد ہاشمی صاحب قصور۔ مکرم محمد شریف خالد صاحب پتوکی۔ مکرم داؤد احمد شاکر صاحب ننکانہ صاحب۔ مکرم شریف احمد صاحب سیالکوٹ۔ مکرم میاں محمد احمد خان صاحب چک نمبر ۱۶۶ ضلع بہاولنگر۔ مکرم دانشمند صاحب موضع ملاح ملوٹ ضلع اسلام آباد۔ مکرم عبدالمنان فیاض صاحب اسلام آباد شرقی۔ مکرم عبدالواحد ورک صاحب اسلام آباد شمالی۔ مکرم چوہدری عبدالقدیر صاحب مری روڈ راولپنڈی۔ مکرم غلام احمد صاحب پنشنر مدینہ ٹاؤن فیصل آباد۔ مکرم محمد رفیق بھٹی صاحب دار الذکر فیصل آباد۔ مکرم چوہدری عبدالغنی صاحب دار الذکر فیصل آباد۔ مکرم بشیر حسین تنویر صاحب دار الحمد فیصل آباد۔ مکرم عزیز احمد طاہر صاحب ٹوبہ ٹیک سنگھ۔ مکرم محمد ابراہیم شاد صاحب خانیوال۔ مکرم عبدالرحیم ہٹھہ صاحب بورے والا۔ مکرم راجہ ظہور احمد صاحب نصیرہ۔ مکرم غلام احمد صاحب ایل پلاٹ۔ اوکاڑہ۔ مکرم محمود مجیب اصغر صاحب مظفر گڑھ۔ مکرم شمس الدین صاحب حیدر آباد۔ مکرم سید محمود احمد شاد صاحب گلشن اقبال کراچی۔ مکرم ڈاکٹر شیخ شریف احمد صاحب عزیز آباد کراچی۔ مکرم قریشی فصیح الدین احمد صاحب نارتھ کراچی۔ مکرم قیوم شاہد صاحب مارٹن روڈ کراچی۔ مکرم ڈاکٹر محمد یونس صاحب میرپور خاص۔ مکرم پیر محمد صاحب نور نگر۔ مکرم عبداللطیف شرما صاحب حیدر آباد۔ مکرم ملک عبدالعزیز صاحب دوالمیال۔ چکوال۔ مکرم محمد اقبال صاحب ملک پچنند چکوال۔ مکرم ڈاکٹر مورانی نثار احمد صاحب راٹھور نوکوٹ۔ مکرم محمد خان صاحب بزرگوال گجرات۔ مکرم صوبیدار میجر محمد الدین صاحب دوالمیال۔ مکرم عبداللطیف شاہد صاحب کنری۔ مکرم رانا مبارک احمد صاحب علامہ اقبال ٹاؤن لاہور۔ مکرم محمد صادق صاحب قلعہ کالر والا سیالکوٹ۔ مکرم حمیداللہ خان صاحب ملک ڈسکہ۔ مکرم غلام رسول صاحب چک ۲۷۵/ رب کرتار پور۔ مکرم عبدالرشید اعوان صاحب منڈی بہاؤالدین۔ مکرم ظہور احمد ناصر صاحب دار الرحمت وسطی۔ مکرم پروفیسر حبیب اللہ خان صاحب دار الرحمت شرقی۔ مکرم محمد یوسف صاحب دار العلوم وسطی۔ مکرم ماسٹر بشارت احمد صاحب دار العلوم وسطی۔ مکرم مرزا خلیل احمد قمر صاحب دار النصر غربی۔ مکرم چوہدری نور احمد عابد صاحب دار الصدر شمالی۔ مکرم محمد یوسف رندھاوا صاحب فیکٹری ایریا ربوہ۔ مکرم میاں عطاء اللہ صاحب احمدی دار الرحمت غربی۔ مکرم سلطان احمد پیر کوٹی صاحب دار الرحمت غربی۔ مکرم ناظر حسین صاحب چک جھمرہ۔ مکرم محمد ضیاء الدین صاحب قریشی ناظم آباد کراچی۔ مکرم سید محمد میاں صاحب عزیز آباد کراچی۔ مکرم مسعود احمد ظفر صاحب عزیز آباد کراچی۔ مکرم عبدالمجید ناصر صاحب فیڈرل بی ایریا کراچی۔ مکرم طاہر احمد ہاشمی صاحب النور سوسائٹی کراچی۔ مکرم حمید الدین صاحب کوئٹہ۔ مکرم چوہدری ہدایت اللہ صاحب چک ۳۵ جنوبی سرگودھا۔ مکرم محمد صدیق صاحب سرگودھا۔ مکرم حکیم مرزا محمد حبیب مدنی صاحب ناظم آباد کراچی۔ مکرم محبوب احمد صاحب جھنگ صدر۔ مکرم چوہدری مبارک احمد صاحب راولپنڈی شہر۔ مکرم نعیم احمد خان صاحب کلفٹن کراچی۔ مکرم محمود شوکت منہاس صاحب ماڈل کالونی کراچی۔ مکرم پروفیسر مقصود احمد صاحب ماڈل کالونی کراچی۔ مکرم سید نذیر احمد صاحب ماڈل کالونی کراچی۔ مکرم اشفاق حسین صاحب ماڈل کالونی کراچی۔ مکرم وسیم احمد طارق صاحب نارتھ کراچی۔ مکرم عبدالباسط صاحب خادم نارتھ کراچی۔ مکرم مبشر احمد صاحب واہ کینٹ۔ مکرم ظہور احمد صاحب واہ کینٹ۔ مکرم منور احمد جاوید صاحب واہ کینٹ۔ مکرم عبدالسلام ارشاد صاحب راولپنڈی کینٹ۔ مکرم خالد محمود کاہلوں صاحب منڈی بہاؤالدین۔ مکرم منور احمد طاہر صاحب کورنگی کراچی۔ مکرم محمد حنیف بھٹی صاحب میرپور۔ مکرم عبدالحکیم صاحب دار الرحمت شرقی۔ مکرم ڈاکٹر فیض اللہ خان صاحب دار العلوم غربی۔ مکرم مبارک احمد خان صاحب دار النصر شرقی۔ مکرم عبدالحق صاحب دار البرکات۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ علم و فضل میں ترقی کرنے کے مرکزی لائحہ عمل میں شرکت اختیار کرنے والے تمام انصار بھائیوں کو صحت و سلامتی کے ماحول میں پہلے سے بھی زیادہ بھرپور طریق پر حصہ لینے کی توفیق عطا فرماتا رہے۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔

خاکسار

منور شمیم خالد

قائد تعلیم مجلس انصار اللہ پاکستان۔ ربوہ

ادویات حیوانات

ویٹرنری ڈاکٹرز اور سٹورز فری سیمپلز براہ راست ہمیں خط لکھ کر منگوائیں۔

منہ کھر، گل گھوٹو، تھنوں کی خرابی (سوزش ناڑ، گلٹی)، اخراج رحم (اوانس نکلنا)، زہرباد، دودھ کی کمی، ٹک، بندش، سرکن، اپھارہ، بانجھ پن اور واہ وغیرہ کیلئے بفضلہ تعالیٰ مؤثر ادویات اور لٹریچر مندرجہ ذیل سٹاکسٹس سے حاصل کریں۔

- اٹک: شفیق ویٹرنری کلینک نزد ملٹری ڈیری فارم چھوٹی روڈ
- چکوال: نیو پنجاب ویٹرنری میڈیسن سٹور، القادر مارکیٹ
- راولپنڈی: عظیمیہ دواخانہ جامع مسجد روڈ / ہسپتال روڈ
- رحیم یار خان: حرمن ہومیو سٹور بانو بازار
- سرائے عالمگیر: ڈاکٹر سید طفیل حسین شفاخانہ حیوانات
- فیصل آباد: شادی میڈیکوز گول چنیوٹ بازار
- کنری: راجہ میڈیکل سٹور
- قائد آباد: مبارک دواخانہ مین بازار
- لاہور: پاکستان میڈیکوز نوشہرہ مال
- لیاقت پور: رحمان میڈیکل سٹور غلہ منڈی
- ملتان: شبیر میڈیکل ہال حسین آگاہی روڈ

کیور ہومیوپیتھک سٹوڈ میڈیسن ڈاکٹر راجہ ہومیو کمپنی گولبازار ربوہ

فون: 04524-771 04524-211283 فیکس: 04524-212299

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ چوہدری محمد صدیق صاحب سیکرٹری وقف جدید۔ تحریک جدید حلقہ گلبرگ لاہور کا ۱۶۔ جون کو دل کا آپریشن کراچی میں ہو رہا ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم عبدالرحمان صاحب جگر خراب ہونے کی وجہ سے فضل عمر ہسپتال ربوہ میں داخل ہیں۔

○ عزیز ناصر احمد عمر دس سال ولد ظفر اقبال صاحب بیوٹی سنٹر ربوہ اور سلطان احمد ولد محمد صدیق دار العلوم غربی دونوں آگ لگ جانے کی وجہ سے شدید طور پر زخمی ہو گئے ہیں۔ ناصر احمد الائیڈ ہسپتال فیصل آباد اور سلطان احمد فضل عمر ہسپتال ربوہ میں داخل ہیں۔

ان سب کی جلد صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

بقیہ صفحہ ۵

یہ ہے کہ (مہدی موعود کے زمانہ میں) رمضان کے مہینہ میں چاند گرہن اس کی پہلی رات میں ہو گا اور سورج گرہن اس کے دنوں میں سے درمیان کے دن میں ہو گا۔

بقیہ صفحہ ۳

اولاد جنیں گی۔" (روحانی خزائن جلد نمبر ۱۷ ص ۹۸-۲۹۷)

(۵) حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی فرماتے ہیں۔

اولاد کی محبت اس حد تک ہونی چاہئے جس سے وہ بگڑ نہ جائے۔ ایسی محبت جو اولاد کو خراب کر دے محبت نہیں دشمنی ہے۔ جسمانی آرام سے روحانی اور اخلاقی درستی کا خیال مقدم رہنا چاہئے۔ اگر اولاد باوجود کوشش کے درست نہ ہو۔ تو ایک وقت ایسا آ سکتا ہے کہ اس سے قطع تعلق کرنا ضروری ہو۔ کیونکہ جب ان کو معلوم ہو کہ ماں باپ ہماری غلطی سے چشم پوشی کرتے ہیں۔ تو وہ غلط راہ پر چلتے جاتے ہیں۔ لیکن جب ان کو معلوم ہو کہ ہماری غلطی پر مناسب گرفت ہوتی ہے تو ان کی اصلاح ہوتی جاتی ہے۔ اس لئے ہمیں چاہئے کہ اولاد کی محبت پر خدا کی محبت غالب رکھیں۔ کہ یہ خدا تعالیٰ کی ہی خوشنودی کا موجب نہیں۔ بلکہ اپنی اولاد کی حفاظت کا بھی ذریعہ ہے۔

(پندرہ روزہ المصلح
یکم تا ۲۸۔ فروری ۱۹۹۴ء)

خبریں

ربوہ : 13- جون-1994ء
موسم خوشگوار ہے۔ رات ٹھنڈی رہی
درجہ حرارت کم از کم 22 درجے سنٹی گریڈ
اور زیادہ سے زیادہ 37 درجے سنٹی گریڈ

○ صدر مملکت فاروق احمد خان لغاری نے کہا ہے کہ ملک میں امن و امان کی بگڑتی ہوئی صورت حال کی ذمہ دار حکومت ہے۔ جرائم پیشہ عناصر معصوم لوگوں کو قتل کرکے خاندان تباہ کر رہے ہیں یہ ہمارے لئے لمحہ فکریہ ہے۔ ہر شہری کو بلا تفریق تحفظ فراہم کرنا حکومت کی ذمہ داری ہے۔ یہ بڑی آزمائش کا وقت ہے لاہور میں غنڈہ گردی بڑھ رہی ہے۔

○ وزیراعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے پیپلز پارٹی کے جنرل سیکریٹری شیخ رفیق احمد کے صاحبزادے کے قتل پر کہا ہے کہ معاشرہ تباہ ہو چکا ہے قتل و غارت گری کرنے والے باہر سے بھجوائے گئے ہیں۔ سارا نظام درست کرنے کی ضرورت ہے۔ موٹر سائیکلوں پر وارداتیں کرنے والے ہمارے لوگ نہیں باہر سے آئے ہیں۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے بجٹ پر قومی اسمبلی میں بحث کا آغاز کرتے ہوئے کہا ہے کہ موجودہ حکومت کا بجٹ مسخ شدہ حقائق کا مجموعہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان کو مفلوج کر دیا گیا ہے۔ حزب اختلاف حکمرانوں کو قومی مفاد پر کوئی سودے بازی نہیں کرنے دے گی۔ حکومت ملک کے مفاد سے کھیلنا چھوڑ دے۔ عظیم الشان منصوبے رول بیک کرنے والی حکومت قومی ترقی کا ایک بھی منصوبہ نہیں دے سکی۔

○ پیپلز پارٹی کے ملک حاکمین خان ۱۳۴ ووٹ حاصل کرکے سینیٹر منتخب ہو گئے۔ ۱۴۳۔ اراکین نے ووٹ ڈالے۔ اپوزیشن نے سینیٹ کے ضمنی انتخابات کا بائیکاٹ کر دیا۔ ملک حاکمین خان نے کہا ہے کہ اپوزیشن کے ۲۵ سے ۳۵ اراکین نے مجھے ووٹ دینے کا وعدہ کیا تھا۔ اپوزیشن نے کہا ہے کہ پیپلز پارٹی نے اراکین اسمبلی کو خریدنے کے لئے جو ہارس ٹریڈنگ کی ہے اس کی پارلیمانی اداروں میں مثال نہیں ملتی۔ حکومت نواز شریف کے خلاف انتقامی کارروائی کر رہی ہے اس لئے بطور احتجاج ووٹ کا استعمال نہیں کر رہے۔

○ پنجاب کے وزراء نے بتایا ہے کہ نواز شریف پر ۱۱ مقدمات سیل کر دیئے گئے ہیں۔ وہ ڈیرہ غازی خان پر یلغار کرکے محرم میں امن تباہ کرنا چاہتے ہیں۔ بعض ایجنسیوں نے یہ بھی خدشہ ظاہر کیا ہے بھارتی خفیہ ادارے "را" کے ایجنٹ اس موقع پر تخریبی کارروائی کر سکتے ہیں۔

○ پاکستان کو جوہری ہتھیار بنانے کے لئے درکار تیکنیکی صلاحیت فراہم کرنے کے الزام میں جرمنی کی دو کمپنیوں سے پوچھ گچھ شروع کر دی گئی ہے جبکہ یہ سودا کرنے کے الزام میں ۲ پاکستانی سفارت کاروں کو جرمنی سے نکل جانے کا حکم دے دیا گیا ہے۔ ایک جرمن تاجر کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب مسٹر منظور احمد وٹو نے کہا ہے کہ نواز شریف تمام حدیں پھلانگ گئے ہیں صدر مملکت کے گھر جاکر ان کی بے عزتی کرنا برداشت نہیں کیا جا سکتا۔ حکومت اپنی ذمہ داری پوری کرے گی۔ میاں نواز شریف کے ڈیرہ غازی خان جانے سے امن و امان کا مسئلہ پیدا ہو سکتا ہے۔ حکومت نے کسی کے خلاف کوئی انتقامی کارروائی نہیں کی۔ کیس ہم نے نہیں ایل ڈی اے نے درج کرائے ہیں کوئی بڑا ہو یا بااثر غیر قانونی کام پر معاف نہیں کریں گے اور نہ کسی کے دباؤ میں آئیں گے۔

○ نواز شریف اور عباس شریف کے خلاف ۲۱ کروڑ روپے کے غبن کا مقدمہ درج کرانے کا فیصلہ کر لیا گیا ہے۔ تینوں بھائیوں نے ایک ہی جائیداد گروی رکھ کر کروڑوں کے قرضے حاصل کئے۔ نواز شریف نے انتخابات کے موقع پر جعلی ڈیکلریشن پیش کرکے نادہندگان کی فہرست سے نام حذف کروالیا۔ انکم ٹیکس سے بچنے کے لئے اکاؤنٹ تبدیل کر لیا۔ یہ تفاصیل بتاتے ہوئے ملک محمد قاسم نے کہا ہے کہ الزامات غلط ثابت ہوئے تو مستعفی ہو جاؤں گا۔

○ سپاہ صحابہ نے نواز شریف کی حمایت کا فیصلہ کر لیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ نواز شریف ناموس صحابہ پر ہمارا ساتھ دیں ہم ہر مرحلے پر ان کا ساتھ دیں گے۔

○ ملک بھر میں ڈیوٹی فری شاپس فوری طور پر بند کر دی گئی ہیں خزانہ کے وزیر مملکت نے کہا تھا کہ یہ شاپس سمگلنگ کے اڈے ہیں۔

○ مرتضیٰ بھٹو کے کراچی سے لاڑکانہ تک سفر میں استقبال کے موقع پر اسلحہ کی نمائش اور ہوائی فائرنگ کے واقعات کے پیش نظر سندھ حکومت نے کراچی و حیدر آباد کے ڈی آئی جی، ایس پی اور اے ایس پی صاحبان کو معطل کر دیا ہے۔ یہ کارروائی وزیراعظم کی ہدایت پر کی گئی ہے۔ کراچی سے دادو تک کے علاقے کے ڈی ایس پی حضرات کے خلاف بھی تحقیقات کا حکم دیا گیا ہے۔

○ پنجاب کے اپوزیشن لیڈر پرویز الٰہی نے کہا ہے کہ گرفتاریاں اور مقدمے ہمیں ۱۵ جون کو ڈیرہ غازی خان جانے سے نہیں روک سکتے۔

○ ایم کیو ایم کے اسیر رہنما اور سندھ اسمبلی میں قائد حزب اختلاف مسٹر فاروق ستار نے مطالبہ کیا ہے کہ ایم کیو ایم کے ارکان اسمبلی کو دہشت گردوں سے تحفظ فراہم کیا جائے۔ انہوں نے بتایا کہ حکومت نے سیاسی تعطل ختم کرنے کے لئے کوئی رابطہ نہیں کیا۔ حالات کو بہتر بنانے میں کوئی پیش رفت نہیں ہوئی۔

○ پنجاب اسمبلی کی اپوزیشن نے کہا ہے کہ اقبال احمد خان کو اسلامی نظریاتی کونسل کا چیئرمین بنا کر ہارس ٹریڈنگ کی گئی ہے۔ صدر فاروق لغاری کی لوٹ مار بے نقاب کرنے پر نواز شریف کے خلاف انتقامی کارروائیاں کی جا رہی ہیں۔

○ پنجاب کے کالج اساتذہ نے تنخواہوں میں اضافے کو مسترد کرتے ہوئے مظاہروں کا اعلان کیا ہے۔

○ ڈی سی جھنگ نے کوتوالی پولیس کے علاقے میں کرفیو نافذ کر دیا ہے۔ فوج جھنگ پہنچ گئی ہے۔

○ قائد حزب اختلاف میاں نواز شریف نے کہا ہے کہ میں ضمانت نہیں کراؤں گا۔ ڈٹ کر مقابلہ کروں گا۔ حکمرانوں کی کرپشن سامنے آچکی ہے ان کا جانا ٹھہر گیا ہے۔

○ حکومت نے نواز شریف کے خلاف پلاٹ سکینڈل میں تین ملزموں کا ریمانڈ حاصل کر لیا ہے انٹی کرپشن پولیس نے عدالت میں کہا کہ ملزموں سے یہ معلومات حاصل کرنی ہیں کہ الاٹ شدہ پلاٹ کہاں اور کسے فروخت کئے گئے۔

○ سرکاری ملازمین کی پنشنوں میں اضافہ اگلے سال تک موخر کر دیا گیا ہے۔

○ وزیراعظم نے کہا ہے کہ صدر پر الزامات کے سلسلے میں حکومت ایک کمیشن بنانے پر غور کر رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ جھوٹے الزامات کی بجائے اپوزیشن کو چاہیے کہ ٹھوس ثبوت سامنے لائے۔

○ سرحد اسمبلی میں ۲۰۔ ارب روپے کا فاضل بجٹ پیش کر دیا گیا زرعی ٹیکس بھی لگا دیا گیا ہے۔ اپوزیشن نے اجلاس کا بائیکاٹ کیا۔ غریب آدمی پر کوئی ٹیکس نہیں لگایا گیا۔

○ بلوچستان اسمبلی میں اپوزیشن لیڈر وزیراعظم کے خصوصی بلاوے پر اسلام آباد پہنچ گئے۔

○ وزیراعظم نے کہا ہے کہ حکومت کسی فرقہ کے جذبات کے منافی قانون بنانے سے گریز کرے گی۔

○ چیف آف دی ائر سٹاف ائر چیف مارشل فاروق فیروز خان نے کہا ہے کہ ہمسایہ ملک نے ہمارے دوستی کے لئے بڑھتے ہوئے ہاتھ کو کبھی قبول نہیں کیا پاکستان ہمیشہ سے امن کا خواہاں رہا ہے۔

○ پنجاب میں اگلے سال سے یکم محرم کو عام تعطیل ہوا کرے گی۔ سپاہ صحابہ اس روز جلوس نہیں نکالا کرے گی۔ حکومت اور سپاہ صحابہ میں معاہدے پر دستخط ہو گئے ہیں۔

○ وزیراعظم نے کہا ہے کہ پولیس والے صاحب بن گئے ہیں پٹرولنگ کا نظام کمپیوٹرائزڈ کیا جائے۔ پولیس والے بڑی گاڑیوں میں گھومتے ہیں ان کو موٹر سائیکلوں پر گشت کرنا چاہیے۔ وزیراعظم نے معروف کالم نگار منو بھائی اور ڈاکٹر مبشر حسن کے گھر پر حملوں کی تفصیلات معلوم کیں انہوں نے کہا کہ موٹر سائیکل پر ڈبل سواری پر پابندی کا اقدام درست ہے۔

○ سندھ میں آندھی بارش اور ژالہ باری سے تباہی آگئی۔ ۷۔ افراد ہلاک ہو گئے۔ بجلی اور ٹیلیفون کا نظام درہم برہم ہو گیا۔

○ افغانستان میں حکمت یار نے دھمکی دی ہے کہ اگر صدر ربانی مستعفی نہ ہوئے تو زبردست لڑائی شروع ہو جائے گی۔

بچوں کی جملہ امراض کے شافی علاج کے لئے
النصرت چلڈرن کلینک
ریلوے روڈ۔ ربوہ

خواتین توجہ فرمائیں
سلائی ○ کڑھائی ○ چائنیز اور کانٹینینٹل کھانے سیکھئے
(چھٹی بروز اتوار سوموار)
رابطہ کیلئے: **عطیہ اکیڈمی** ۱/۱۲ دار الصدر جنوبی ربوہ

ضروری اطلاع
دوستوں کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ائیر بورن AIR BORN ٹریولنگ ایجنسی کی ایک شاخ ربوہ میں بھی کھل گئی ہے۔ جو دوست بیرون ملک کسی بھی ائیر لائن کے ذریعہ جانا چاہیں انکی ہر قسم کی سہولت اور ضرورت کا خیال رکھا جائے گا۔
لندن جانے کیلئے رعایتی ٹکٹ کا انتظام کیا گیا ہے۔
رابطہ
مرزا رفیق احمد دار الصدر ربوہ
فون 212005